روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29

# الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

پیر 20 جون 2005ء 12 جمادی الاول 1426 ہجری 20 احسان 1384 ھش جلد 55-90 نمبر 136

## ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں۔ تھکتے نہیں۔ کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں۔ کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔

مبارک تم جبکہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے۔ کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم۔ حیا والا۔ صادق و فادار۔ عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو۔ کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ۔ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کر لو اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا۔ اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے۔ اور اس کے صفات غیر متبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ گویا وہ اور خدا ہے حالانکہ اور کوئی خدا نہیں مگر نئی تجلی نئے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے۔ تب اس خاص تجلی کے شان میں اس تبدیل یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا۔

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 222-223)

## رحمت کا سلوک کرنا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت یہ دعا کرو۔

اے اللہ میں تیرے نام کے ساتھ سو رہا ہوں۔ اور تیرے نام کے ساتھ اٹھوں گا۔ اگر تو نے میری روح قبض کر لی تو اس سے رحمت کا سلوک کرنا اور اگر تو نے اسے واپس کیا تو اس کی اس طرح حفاظت کرنا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب التعوذ عندا لمنام حدیث نمبر :5845)

## جلسہ سالانہ کینیڈا سے حضور کے براہ راست خطابات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کینیڈا میں بنفس نفیس شرکت فرما رہے ہیں۔ حضور انور کے خطبہ جمعہ اور جلسہ سالانہ کے پروگرام درج ذیل پاکستانی اوقات کے مطابق ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کئے جائیں گے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

| | | |
|---|---|---|
| 24 جون | 11-00 بجے رات | خطبہ جمعہ |
| 25 جون | 9-00 بجے رات | خطاب |
| 26 جون | 8-30 بجے رات | اختتامی خطاب |

(نظارت اشاعت)

## مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ''مریم شادی فنڈ'' ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا۔''

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

# دعوت الی اللہ کے سنہری گر

## پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

168

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

## ہر سوال کا مدلل جواب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

عقلمندوں کے سوالوں کا جواب دینا زیادہ آسان ہوتا ہے بہ نسبت جاہلوں کے سوالوں کے۔(۔) پس ایسے لوگوں کے سوالوں کو اس نگاہ سے دیکھا جائے کہ ہم نے ان کا بھی علاج کرنا ہے۔ تمام دنیا کے لوگ ارسطو اور افلاطون نہیں ہو سکتے۔ دنیا میں ہر قسم کے لوگوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ پس جس علم کا کوئی شخص مالک ہو اسی کے مطابق اس سے گفتگو کرنی پڑے گی۔ چونکہ ہم نے ہر مرض کا علاج کرنا ہے اور شیطان کے پیدا کردہ وساوس اور شبہات کو دور کرنا ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر ایک سوال کا جواب مدلل طور پر دیں۔ یہ طریقہ جو میں نے بیان کیا ہے میرے نزدیک (دعوت الی اللہ کے) لحاظ سے بہت مفید ہے(۔)

پس حق پر جس قدر اعتراض ہوتے ہیں سب ہی غیر معقول ہوتے ہیں۔ صرف فرق یہ ہوتا ہے کہ بعض اس شکل میں پیش کئے جاتے ہیں کہ بہت سے لوگ ان سے دھوکا کھا سکتے ہیں اور بعض اس شکل میں پیش ہوتے ہیں کہ بہت کم لوگ ان سے دھوکا کھا سکتے ہیں۔ پس جب قرآن کریم بھی غیر معقول اعتراضوں کا جواب دیتا ہے اور ہماری کیا ہستی ہے کہ ہم کہیں کہ ہم پر مدلل اور معقول اعتراض کئے جائیں تو ہم جواب دیں گے ورنہ نہیں۔ پس اس بات کا خیال نہ کیا جائے کہ یہ سوال مدلل ہے اور یہ سوال غیر مدلل ہے۔

(مشعل راہ جلد اول ص 438)

## عمر۔ مال اور اولاد میں برکت کا نسخہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود جماعت کو بار بار مختلف الفاظ میں دعوت الی اللہ کی اہمیت سے آگاہ فرماتے ہیں۔ ہر پہلو سے جس طرح بھی آپ نے سمجھا کہ کوئی سمجھ سکے آپ نے وہ طریق اختیار کیا سمجھانے کا۔ اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے۔ اس مصرع میں حضرت مسیح موعود نے جو بات بیان فرمائی ہے ساری زندگی آپ کی ہر کوشش کا یہ آئینہ دار ہے۔ فرماتے ہیں:

''پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے۔''

اب بعض لوگ ہر وقت خواہش رکھتے ہیں کہ عمر لمبی ہو تو وہ نسخہ بھی دعوت الی اللہ ہی بتایا ہے۔

فرمایا:

''پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمۃ (۔) میں مصروف ہو جاوے اور خدمت دین میں لگ جاوے اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 563)

جیسا کہ اس آج اور اس کل میں کارگر تھا جس آج اور کل کی حضرت مسیح موعود بات فرما رہے ہیں، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آج کی آج میں اور آج کے کل میں بھی یہ نسخہ اسی طرح کارگر ثابت ہوگا۔ اجل مسمیٰ تو کوئی ٹال نہیں سکتا مگر اکثر انسان اپنی نادانیوں اور اپنی ذات پر ظلم کے نتیجے میں اجل مسمیٰ سے پہلے ہی مر جاتے ہیں۔ پس اپنی اس آخری عمر کی میعاد تک پہنچنا ہوگا جو خدا کے ہاں امکاناً آپ کے اندر موجود ہے، لکھی ہوئی ہے کہ یہاں تک تم پہنچ سکتے ہو اس سے آگے جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس حد تک پہنچنا ہے تو یہ وہ نسخہ ہے جسے استعمال کرکے دیکھو۔ قادیان میں حضرت مسیح موعود کے (رفقاء) میں ایسے ہی نسخے جاری ہوا کرتے تھے۔

ہمارے عبدالرحمٰن صاحب مہر سنگھ کا ذکر میں نے کئی دفعہ کیا ہے۔ ماشاء اللہ عجیب انداز کے انسان تھے۔ (۔) انہوں نے عمر بڑھانے کے لئے نہیں، مال بڑھانے کے لئے بھی یہی نسخہ استعمال کیا اور وہ کہا کرتے تھے کہ مجھے جب بھی کبھی مالی پریشانی ہوتو میں (دعوت الی اللہ) کے لئے نکل جاتا تھا اور مختلف گاؤں میں پہنچ کر سارا دن (دعوت الی اللہ) پہ لگایا، واپس آیا تو ساری مالی پریشانی ختم۔ تو عمر میں برکت، جان میں برکت، مال میں برکت اور اولاد میں برکت اور پھر روحانی اولاد میں ایسی برکت کہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری و ساری رہے اور آنے والی نسلیں تم پر درود بھیجتی رہیں۔ یہ وہ نسخہ ہے جس کو حضرت مسیح موعود نے ہمارے سامنے عمر کے تعلق سے بیان فرمایا۔

(اخبار احمدیہ جرمنی 28 نومبر 1996ء)

## اعلان داخلہ

☆ پنجاب یونیورسٹی کالج آف انفارمیشن ٹیکنالوجی لاہور نے کمپیوٹر سرٹیفکیشن ٹریننگ کورسز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم پنجاب یونیورسٹی کے اولڈ کیمپس سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات درج ذیل ویب سائٹ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

www.pucit.edu.pk

☆ نیشنل یونیورسٹی آف کمپیوٹر اینڈ ایمرجنگ سائنسز نے درج ذیل پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ (i) بی ایس کمپیوٹر سائنس (ii) بی ایس ٹیلی کمیونیکیشن انجینئرنگ (iii) بی بی اے (iv) ایم ایس کمپیوٹر سائنس (v) ایم ایس سافٹ ویئر پروجیکٹ مینجمنٹ (vi) ایم ایس میتھ میٹکس (vii) پی ایچ ڈی کمپیوٹر سائنس (viii) پی ایچ ڈی میتھ میٹکس۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 25 جون 2005ء ہے مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ Visit کریں۔

(www.nu.edu.pk)

☆ پاکستان نیوی ٹرم B-2005 میں بطور کیڈٹ شامل ہوکر الیکٹرونکس، مکینیکل انجینئرنگ، بزنس ایڈمنسٹریشن میں بیچلرز ڈگری حاصل کریں۔ اس سلسلہ میں رجسٹریشن یکم جولائی 2005ء تک پاکستان نیوی ریکروٹمنٹ اینڈ سلیکشن سنٹر پر کروائی جاسکتی ہے۔ مزید معلومات کیلئے پاکستان نیوی کی ویب سائٹ (www.paknavy.gov.pk) ملاحظہ کریں۔

☆ پنجاب یونیورسٹی کالج آف انفارمیشن ٹیکنالوجی لاہور نے درج ذیل گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ (i) بی ایس (کمپیوٹر سائنس) (ii) بی ایس (انفارمیشن ٹیکنالوجی) (iii) ایم ایس سی ان کمپیوٹر سائنس (iv) ماسٹر ان انفارمیشن ٹیکنالوجی (v) ماسٹرز ان ای کامرس (vi) پی جی ڈی لیڈنگ ٹو ایم ایس سی ان کمپیوٹر سائنس درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 8 جولائی 2005ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے ادارہ کی ویب سائٹ اور فون نمبر پر رابطہ کریں۔

www.pucit.edu.pk

Ph=042-9211630

☆ آغا خان یونیورسٹی کراچی نے پوسٹ گریجویٹ میڈیکل ایجوکیشن پروگرامز (انٹرن شپ، ریذیڈینسی اینڈ فیلوشپ) میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ یہ پروگرام نومبر 2005ء سے شروع ہوگا۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 14 جولائی 2005ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 2 جون 2005ء ملاحظہ کریں۔

☆ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد نے یکم ستمبر 2005ء سے شروع ہونے والے نئے سیشن میں درج ذیل پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔

(i) کلیہ عربی: بی۔اے (آنرز) عربی، ایم اے عربی، پی ایچ ڈی عربی

(ii) کلیہ اصول دین: بی اے (آنرز) اسلامک سٹڈیز پی ایچ ڈی اسلامک سٹڈیز، ایم اے اسلامک سٹڈیز۔

(iii) کلیہ شریعت و قانون: بی اے، ایل ایل بی (آنرز) ایل ایل بی، بی اے (آنرز) ایل ایل ایم شریعت اور قانون، ایل ایل ایم (اصول فقہ) ایم اے شریعت، اسلامی فقہ میں پی ایچ ڈی۔

(iv) کلیہ معاشیات: بی ایس سی (آنرز) معاشیات، پی جی ڈی (اسلامی بینکاری و مالیات) ایم ایس سی معاشیات، ایم ایس سی، ایم فل (پی ایچ ڈی اکانومیٹرکس میں تبدیل ہو سکے گا)

(v) کلیہ ادب و لسانیات: بی اے (آنرز) انگریزی، ایم اے (انگریزی) ایم فل ر پی ایچ ڈی انگریزی، بی اے (آنرز) فارسی۔

(vi) سماجی علوم: ایم اے ایجوکیشن، ایم ایڈ، بی ایڈ، ایم اے (سیاسیات و بین الاقوامی تعلقات) مرد، ایم اے (سیاسیات و بین الاقوامی تعلقات) خواتین۔

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 18 جولائی 2005ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 13 جون 2005ء ملاحظہ کریں۔

☆ (UET) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے انڈر گریجویٹ کورسز میں داخلے کیلئے Combined انٹری ٹیسٹ کا اعلان کیا ہے اس طرح درج ذیل یونیورسٹیز رکالجز کا انٹری ٹیسٹ اکٹھا ہوگا۔

☆ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور

☆ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا

☆ یونیورسٹی آف پنجاب لاہور (فیکلٹی آف انجینئرنگ)

☆ یونیورسٹی کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (B.Z.U) ملتان

☆ یونیورسٹی کالج آف انجینئرنگ اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور

☆ انسٹیٹیوٹ آف سپیس ٹیکنالوجی اسلام آباد (UET لاہور سے ملحقہ)

☆ رچنا کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی گوجرانوالہ (UET لاہور سے ملحقہ)

☆ یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب (لاہور)

☆ (NFC) انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ فرٹیلائزر ریسرچ (فیصل آباد)

☆ واہ کالج آف سائنس انجینئرنگ (ملحقہ UET ٹیکسلا)

☆ گیریژن سائنس کالج برائے طلباء (صرف کمپیوٹر سائنس) (ملحقہ UET لاہور)

☆ حمایت اسلام (برائے خواتین) ڈگری کالج لاہور صرف کمپیوٹر سائنس (ملحقہ UET لاہور)

یہ ٹیسٹ مورخہ 31 جولائی 2005ء کو صبح 9:00 بجے متعلقہ سنٹرز پر ہوگا۔ انٹری ٹیسٹ فارم مورخہ 20 جون 2005ء سے دستیاب ہوں گی اور مورخہ 16 جولائی 2005ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 13 جون 2005ء ملاحظہ کریں۔ (نظارت تعلیم)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

# برصغیر میں صحافت اور طباعت کا ارتقاء اور احمدیہ صحافت کی امتیازی شان

## پہلی کتاب چین میں طبع ہوئی۔ سلسلہ احمدیہ کا سب سے پہلا اخبار الحکم تھا

قسط دوم آخر

مکرم حافظ راشد جاوید صاحب

یہ دور ابلاغ کا دور کہلاتا ہے۔ خدائی پیشگوئیوں کے موافق اس زمانے میں ذرائع ابلاغ نے جو ترقی کی ہے اس کی بدولت آج دنیا ایک عالمی گاؤں کا منظر پیش کررہی ہے۔ اس زمانے میں ذرائع ابلاغ کی ہونے والی ترقی خواہ وہ پرنٹ میڈیا یعنی صحافت میں ہو یا الیکٹرانک میڈیا میں سب کی خبریں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں پہلے سے دے رکھی ہیں۔ مثلاً پرنٹ میڈیا کے بارے میں خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی کتنی واضح ہے کہ واذاالصحف نشرت کہ آخری زمانے میں کثرت سے اخبارات و رسائل جاری ہوں گے۔ چنانچہ اس زمانے میں کثرت سے شائع ہونے والے اخبارات ورسائل آج سے چودہ سو سال پہلے کی جانے والی اس پیشگوئی کا منہ بولتا ثبوت ہیں جس میں صحافت کی موجودہ ترقی کے بارے میں بتا دیا گیا تھا۔ آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ صحافت کسے کہتے ہیں اور موجودہ ترقی تک اس کو کن مراحل سے گزرنا پڑا۔

## صحافت کے لغوی اور اصطلاحی معنی

صحافت عربی زبان کا لفظ ہے جو صحیفہ سے نکلا ہے جس کے معنی ''القرطاس المکتوب'' یعنی لکھا ہوا مواد کے ہیں۔ اور عربی کی ڈکشنری المنجد میں صحافت کا معنی ''کتابۃ الجرائد'' یعنی اخبار نویسی کے درج ہیں۔ صحافت کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ وہ چھپا ہوا مواد جو مختلف وقفوں کے بعد شائع ہوتا ہے۔ اردو زبان میں بھی صحافت کا لفظ عربی سے آیا ہے اور اس کے مروجہ معنی ''اخباری کاروبار یا اخبار نویسی'' کے ہیں۔ اس لحاظ سے فن اخبار نویسی کو صحافت اور جو یہ کام کرتے ہیں ان کو صحافی کہا جاتا ہے۔ انگریزی میں صحافت کے لئے Journalism کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یہ لفظ Journal سے نکلا ہے جس کے معنی روزمرہ واقعات کے ریکارڈ کے ہیں خلاصہ کلام یہ کہ آج کی صحافت یا ابلاغیات کا مطلب ایسا طبع شدہ مواد ہے جو معین وقفوں کے بعد سامنے آتا ہے۔ جس میں وقتی اور ہنگامی ہر دو کے بارے میں معلومات اور راہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔ ساتھ ساتھ ایک حد تک مستقل اہمیت کے موضوعات کا ذکر بھی ملتا رہتا ہے۔ اس لحاظ سے صحافت اپنے دور کی تاریخ بھی ہے اور حالات و واقعات کا تجزیہ بھی۔ یہ انسانی دلچسپی کے تمام متعلقہ امور کا احاطہ بھی کرتی ہے۔ یہ ذریعہ معلومات، تدریس اور رہبری ہے۔ یہ تہذیب ذہن کا کام بھی کرتی ہے۔ صحافت کا ایک مقصد دوسروں کو اپنا ہمنوا بنانا بھی ہے۔ آج کے جدید دور میں صحافت کا لفظ ترک کیا جارہا ہے۔ کیونکہ اب صحافت کا میدان بہت وسیع ہو چکا ہے اور اب جدید صحافت پر ریڈیو اور ٹی وی جیسے ترقی پسند آلات کی حکمرانی ہے۔ جو چھپے ہوئے مواد یعنی اخبارات و رسائل کی بجائے سننے والا اور دیکھنے والا مواد فراہم کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے اب صحافت کے لفظ کی بجائے ابلاغیات یعنی Mass Communication کی اصطلاح استعمال ہورہی ہے۔ طبع شدہ مواد پر مبنی ذرائع ابلاغ کو پرنٹ میڈیا کہا جاتا ہے جس میں اخبارات و رسائل شامل ہیں اور غیر طبع شدہ یعنی دیکھنے اور سننے والے ذرائع ابلاغ کو الیکٹرانک میڈیا کہا جاتا ہے۔

## صحافت کی اقسام

علماء کے نزدیک صحافت کی سات اقسام ہیں۔ ان میں پہلے نمبر پر روزنامے ہیں۔ دوسری قسم ہفتہ وار شائع ہونے والے رسالے جبکہ صحافت کی تیسری قسم کو مجلّے کہا جاتا ہے جو عموماً ایک خاص مدت کے دورانیہ میں شائع ہوتے ہیں۔ صحافت کی چوتھی قسم ڈائجسٹ رسالے ہیں۔ پانچویں قسم پیشہ ورانہ اور گروہی رسالوں کو کہا جاتا ہے، مثلاً سائنس، کھیل، بچوں اور عورتوں کے رسالے وغیرہ۔ صحافت کی چھٹی قسم ریڈیو ہے۔ صحافت کی ساتویں قسم ٹیلی ویژن ہے۔ یہ صحافت کی سب سے جدید اور مؤثر قسم ہے۔

ہیئت کے اعتبار سے صحافت کی تین اقسام ہیں۔ پہلے نمبر پر خواص پسند صحافت کہلاتی ہے اس کو پڑھے لکھے طبقے میں پذیرائی حاصل ہوتی ہے۔ پاکستان میں جیسے انگریزی اخبار ڈان وغیرہ ہیں دوسرے نمبر پر عوام پسند صحافت ہوتی ہے جیسے پاکستان کے اچھے اردو اخبارات۔ جبکہ تیسری قسم کی صحافت کو زرد صحافت کہا جاتا ہے اس میں خبروں کو سنسنی خیز انداز میں اور مرچ مصالحہ لگا کر پیش کیا جاتا ہے۔ خبریں حقائق پر مبنی نہیں ہوتیں۔ صحافت کی اس قسم کو مہذب دنیا میں ناپسند کیا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان میں چونکہ صحافت کا کوئی ضابطہ اخلاق نہیں اس لئے عوام پسند صحافت کے علمبردار اخبار بھی کسی نہ کسی رنگ میں ایسی خبروں کو شہ سرخیوں سے شائع کرتے ہیں جو زرد صحافت کے زمرے میں آتی ہیں۔

اس کے بعد اب ہم صحافت کے آغاز وارتقاء کا جائزہ لیتے ہیں لیکن چونکہ صحافت کی تمام تر ترقی فن طباعت کے ارتقاء کی مرہون منت ہے اس لئے پہلے ہم طباعت کے ارتقاء کا جائزہ لیتے ہیں۔

## فن طباعت کا ارتقاء

اس میں کوئی شک نہیں کہ جب سے انسانی معاشرہ کسی قدر منظّم اور مربوط ہوا ہے اسی وقت سے اخبار نویسی کسی نہ کسی رنگ میں موجود رہی۔ لیکن جدید صحافت اپنی تخلیق اور ارتقاء اور عہد حاضر میں اپنی حیرت انگیز ترقی کے لئے فن طباعت کی شرمندہ احسان ہے۔ طباعت کی ایجاد کا سہرا اہل چین کے سر ہے۔ اس کی ابتداء ٹھپے کی چھپائی سے شروع ہوئی۔ پہلی کتاب چین کے صوبہ ''کانسو'' میں طبع ہوئی۔ جس پر یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ ''اس کتاب کو ''وانگ چی'' نے 11 مئی 868ء میں مفت تقسیم کرنے کے لئے چھاپا''۔

حروف کی چھپائی بھی اہل چین نے شروع کی۔ یورپ میں ٹھپے کی چھپائی عرصے سے جاری تھی لیکن جو مثالیں دستیاب ہوئی ہیں وہ پندرہویں صدی کے آغاز کی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ 1454ء میں مینز (Mains) کے مقام پر ایک چھاپہ خانہ موجود تھا جس کا مالک ''جوہان گوٹن برگ'' تھا۔ اس چھاپہ خانے میں ٹائپ کے حروف ڈھالے گئے اور کچھ دستاویزات چھاپی گئیں۔ دو سال بعد بائبل چھپی اور اس سے اگلے سال رنگ دار چھپائی کا تجربہ بھی کیا گیا۔ انگلستان میں طباعت کی بنیاد رکھنے والا ولیم کیکسٹن تھا۔ اس نے جرمنی سے طباعت کا فن سیکھا۔ 1476ء میں انگلستان میں چھاپہ خانہ قائم کیا۔ پندرہ سال کے اندر اندر تقریباً ایک سو کتابیں چھاپ دیں۔

## پاک و ہند میں طباعت کا ارتقاء

برصغیر پاک و ہند میں طباعت کا آغاز 1557ء میں ''گوا'' کے مقام پر انگریزوں نے چھاپہ خانہ قائم کرکے کیا۔ مغلوں نے اپنے دور میں طباعت میں کوئی خاص دلچسپی نہیں لی۔ کیونکہ مغل اعلیٰ درجہ کے خطاطوں کی دیدہ زیب کتابت کے عادی تھی اور ٹائپ کی چھپائی انہیں بھدی معلوم ہوتی تھی۔

ہندوستان میں انگریزوں نے باقاعدہ طور پر پہلا چھاپہ خانہ 1674ء میں بمبئی کے مقام پر سرچارلس ولکنز کی نگرانی میں قائم کیا۔ سرچارلس ولکنز نے فارسی رسم الخط کا ٹائپ بھی ایجاد کیا۔ 1801ء میں کلکتہ کے چار انگریزی چھاپہ خانوں میں فارسی ٹائپ میں چھپائی کا بندوبست موجود تھا۔

1836ء میں لیتھو طباعت نے برصغیر پاک و ہند میں اپنا پہلا قدم رکھا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ٹائپ کی جگہ لے لی۔ شمالی ہند کا پہلا اخبار ''دہلی اردو اخبار'' لیتھو پر چھپتا تھا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان کے بعد نسخ کی طباعت بالکل ختم ہوگئی۔ بعض لوگوں نے پھر بھی اپنے اخبار نسخ میں ٹائپ کروائے۔ بیسویں صدی کے نصف تک تقریباً تمام اردو اخبارات اور رسائل ٹائپ کو ترک کرکے لیتھو کو اپنا چکے تھے۔ چند ایک نے بعد میں بھی ٹائپ اپنانے کی کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہوسکے۔

## طباعت پاکستان میں

قیام پاکستان کے وقت ملک میں لگ بھگ 400 پریس تھے۔ اور اس وقت سب چھوٹے بڑے اخبارات لیتھو میں چھپتے تھے۔ جو جدید دنیا کی صحافت کا مقابلہ نہیں کرسکتے تھے۔ 1952ء میں پاکستان میں پہلی مرتبہ آفسٹ طریقہ طباعت کا آغاز ہوا۔ اس طریق نے اخبارات کے حسن میں اضافہ کیا۔ تصاویر بھی بغیر کسی مشکل کے چھاپنا ممکن ہوگیا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایک وقت وہ آیا کہ آفسٹ مشین برق رفتار زمانہ کا ساتھ نہ دے سکی۔ اور اس کی جگہ مونوفلم لیٹر نے لے لی اور ایک دفعہ پھر براعظم ایشیا میں پاکستانی طباعت صف اول پر آگئی۔ اس سے اخراجات میں کئی گنا اضافہ ہوا۔ پھر ویب آفسٹ روٹری پر اخبار کی پرنٹنگ کا آغاز ہوا۔ اس مشین کے ذریعہ ایک گھنٹہ میں بیس سے پچیس ہزار پرچے چھپنے لگے۔ اس طباعتی ارتقاء میں انقلاب آفرین تبدیلی اس وقت ہوئی جب روزنامہ ''جنگ'' لاہور نے کمپیوٹر کے نظام کو متعارف کروایا۔ نوری نستعلیق کے نام سے نستعلیق کتابت کو ''مونوٹائپ'' کی کمپیوٹر کمپنی نے کمپوز کیا۔ اس وقت پاکستان کے اخبارات کے پاس جدید ترین طباعت کا نظام موجود ہے۔

## صحافت کا آغاز وارتقاء

جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ دوسروں کے بارے میں معلومات کا شوق اور اپنے خیالات دوسروں تک پہنچانے کی تمنا انسانی جبلت میں داخل ہے پہلے پہل انسان اپنے اس ذوق کی تسکین بول چال سے کرتا تھا۔ ایک جگہ سے قافلہ دوسری جگہ جاتا تو وہاں کے لوگوں کو اپنے بارے میں بتاتے اور ان کے بارے میں معلوم کرتے۔ مگر جب حروف ابجد ایجاد ہوئے جو

کہ سامی اقوام کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں اور تصویری رسم الخط سے ترقی کرتے کرتے فن تحریر جس کی ابتداء حضرت ادریسؑ کی طرف منسوب کی جاتی ہے دنیا میں عام ہوا تو رفتہ رفتہ انسانی خیالات و افکار لفظوں کے قالب میں ڈھل کر مستقل روپ دھارنے لگے اور اپنے خیالات و افکار کو بہتر سے بہتر انداز میں پیش کرنے کے لئے الفاظ کے دیدہ زیب پیراہن پہنانے کی سعی لامحدود کا آغاز ہوگیا۔ مطبوعہ صحافت سے قبل تصویری زبان میں صحافت جاری تھی۔ سب سے پہلے عہد فراعنہ میں اور مصر کے ٹالمی اور رومی حکمرانوں کے دور میں خبروں کی اشاعت پر زور دیا گیا۔ اس زمانے کے بعض ایسے سکے دریافت ہوئے ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ ملک کے قوانین کیا ہوں گے اور ان پر عمل کرنا ہر شہری کا فرض ہے۔ رومن راج میں روزانہ ایک قلمی اخبار جاری کیا جاتا تھا جس میں سرکاری اطلاعات نیز میدان جنگ کی خبریں بھی ہوتی تھیں۔ اس قلمی خبرنامے کو ''ٹاڈیوری نا'' کہتے تھے۔ یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی روزانہ کی کارروائی کے ہیں۔ اسلام سے پہلے ایرانی سلطنت میں خبرناموں کی ترتیب و ترسیل کا وہ نظام موجود تھا جسے بعد میں امویوں اور عباسیوں نے بہتر بنیادوں پر قائم کیا۔

جدید اخبار نویسی کی تاریخ نسبتاً کم پرانی ہے۔ 1566ء میں وینس (Venice) کے شہر میں یہ طریقہ جاری کیا گیا تھا کہ ایک شخص عام شاہراہوں پر کھڑا ہو کر بلند آواز میں عوام کی دلچسپی کی خبریں ایک قلمی مسودہ سے پڑھ کر سنایا کرتا تھا۔ بہرحال اصل معنوں میں دنیا کا سب سے پرانا اخبار ''ٹی پاؤ'' تھا جو اب سے ایک ہزار سال پہلے چین سے نکلا اور 1911ء تک ''پیکنگ گزٹ'' کے نام سے جاری رہا۔

## یورپ میں

یورپ میں صحافت کا آغاز پندرھویں صدی کے شروع میں ہوا اور تیس چالیس سال کے اندر اندر مغربی یورپ کے قریب قریب سب ملکوں میں اخبار نکل آئے۔ یورپ کا پہلا باقاعدہ اخبار جرمنی کے شہر آگسبرگ میں 1409ء میں جاری ہوا۔ برطانیہ کا پہلا باقاعدہ اخبار 1665ء میں ''آکسفورڈ گزٹ'' کے نام سے جاری ہوا۔ روزناموں کی ابتداء 1706ء میں ''ڈیلی کورانٹ'' سے ہوئی۔ برطانیہ کا بابائے صحافت ''ڈینیئل ڈی فو'' کو کہا جاتا ہے۔

## امریکہ میں

امریکہ میں صحافت کا آغاز ''بنجمن ہیرس'' نے کیا۔ اس نے 1690ء میں امریکہ سے اس وقت ایک ماہانہ پرچہ نکالا جبکہ امریکہ برطانیہ کی نوآبادی تھا لیکن یہ 4 دن بعد بند کر دیا گیا۔ امریکہ کا پہلا باقاعدہ اخبار ''بوسٹن نیوز لیٹر'' تھا۔

## برصغیر میں

برصغیر میں صحافت کا آغاز ان قلمی اخباروں سے ہوا جو مسلمانوں کے عہد میں سرکاری وقائع نگار مرتب کرتے تھے۔ جب دہلی میں مسلم سلاطین کا دور شروع ہوا تو سلطنت کے ہر حصے میں اخبار نویس بطور خاص مقرر کئے جاتے تھے۔ جن میں سے بعض خفیہ ہوتے تھے۔ محمد بن تغلق کے زمانے میں خبر رسانی کا نظام اور بھی مکمل اور تیز رفتار ہوگیا۔ مغلوں کے عہد میں اخبار نویسی اور وقائع نگاری نے خاص ترقی کی۔ مغلوں کے عروج کے ساتھ اخبار نویسی کے فن نے بھی عہد بہ عہد ترقی کی۔ چنانچہ اورنگزیب کے عہد میں اخبار نویسوں کا ایک جال سا بچھ گیا مگر مغلوں کے زوال کے ساتھ ساتھ اس میں بھی زوال آنا شروع ہوگیا۔ حیدر علی اور ٹیپو سلطان کے دور میں بھی اخباری تنظیم موجود تھی مگر ان میں انگریزوں کا نفوذ ہو چکا تھا۔ برصغیر کا پہلا مطبوعہ اخبار ہکی گزٹ تھا جو کہ جیمز آگسٹس ہکی نے 1780ء میں جاری کیا۔ جبکہ اردو کا پہلا اخبار ''جام جہاں نما'' تھا جو کہ 1822ء میں منشی سدا سکھ کی ادارت میں شائع ہونا شروع ہوا۔ یہ اخبار صرف چار صفحات پر مشتمل ہوتا تھا۔ اس دور کا عوام میں مقبول ہونے والا اخبار ''کوہ نور'' تھا جو کہ جنوری 1850ء کو جاری ہوا۔ اس کے بعد دنیا میں سائنسی انقلابات کے باعث صحافت نے بھی غیر معمولی طور پر ترقی کی اور اب لاکھوں کی تعداد میں اخبارات شائع ہو رہے ہیں۔

## انٹرنیٹ پر اخبارات

ایک وقت تھا جب آپ کو کوئی بھی اخبار پڑھنے کے لئے اسے خریدنا پڑتا اس لئے انہی اخبارات تک ہماری رسائی تھی جو ہمارے گردونواح کی مارکیٹ میں مہیا ہوتے لیکن انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ترقی اور برق رفتاری کی وجہ سے اس وقت دنیا گلوبل ویلج کے تصور سے بھی آگے بڑھ رہی ہے۔ اس وقت دنیا بھر کے نمایاں اخبارات آپ گھر بیٹھے انٹرنیٹ پر پڑھ سکتے ہیں۔ اگر ان میں سے آپ کسی خاص موضوع کی خبریں تلاش کرنا چاہیں تو اس کی سہولت بھی موجود ہے۔ اب اخبار کے لئے ہاکر کا انتظار نہیں کرنا پڑتا بلکہ دنیا بھر کے ڈھیروں اخبارات انٹرنیٹ پر مہیا ہیں جو چاہیں پڑھیں اور جب چاہیں پڑھیں۔

## جماعت احمدیہ اور صحافت

حضرت مسیح موعود جنہیں خدائے ذوالعرش نے سلطان القلم کے لقب سے سرفراز فرمایا۔ اپنے دعویٰ سے قبل بھی لوگوں کی راہنمائی اور انہیں راہ حق دکھانے کے لئے اخبارات میں مضامین تحریر فرماتے تھے۔ کیونکہ آپ جانتے تھے کہ صحافت کی یہ ترقی دین حق کے غلبہ کے لئے ہی معرض وجود میں آ رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود باقاعدگی سے اخبارات کا مطالعہ بھی فرماتے تھے۔ اس دور کے معروف اخبار ''اخبار عام'' کا آپ شوق سے مطالعہ فرماتے۔ کیونکہ یہ اس وقت کا سب سے بہتر اور معتدل پالیسی رکھنے والا اخبار تھا۔

حضرت مسیح موعود اس دور میں جبکہ عیسائیت کی طرف سے دین حق پر ناپاک حملے ہو رہے تھے مختلف اخبارات میں اپنے مضامین کے ذریعے ان حملوں کے دندان شکن جوابات دیتے۔ چنانچہ اس زمانے کا ایک معروف اخبار ''منشور محمدی'' تھا جسے 1872ء میں محمد شریف صاحب نے بنگلور سے جاری کیا۔ حضرت مسیح موعود کے مضامین اس اخبار میں بھی شائع ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ اس بات کا ذکر اردو صحافت کے معروف مؤرخ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید نے اپنی کتاب ''صحافت پاکستان و ہند میں'' کے صفحہ 155 پر بھی کیا ہے۔ وہ منشور محمدی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''اس اخبار کا مقصد شمالی ہند میں عیسائیوں کے اخبار ''نور افشاں'' اور ''کوکب ہند'' دین اسلام کے خلاف جو زہر اگلتے تھے اس کا جواب دینا تھا اس اخبار کے مستقل مضمون نگاروں میں شیخ وحید بخش رئیس بٹالہ، مرزا غلام احمد (قادیان) اور مرزا موحد جالندھری اور محمد علی کانپوری بھی شامل تھے''۔ منشور محمدی میں حضرت مسیح موعود کا سب سے پہلا مضمون 25 راگست 1872ء کو شائع ہوا۔ براہین احمدیہ کی اشاعت پر بھی منشور محمدی نے زبردست خراج تحسین پیش کیا اور ''جاء الحق وزھق الباطل'' کے نام سے تبصرہ شائع کیا۔ منشور محمدی کے علاوہ بھی اس دور کے بعض اخبارات میں حضرت مسیح موعود کے مضامین شائع ہوتے رہے۔

جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا اخبار الحکم تھا جو 8 راکتوبر 1897ء کو امرتسر سے شائع ہونا شروع ہوا۔ یہ 1898ء میں مرکز احمدیت قادیان منتقل ہوگیا۔ اس کے ایڈیٹر اس دور کے ایک معروف صحافی اور ایک عظیم قلمکار حضرت یعقوب علی صاحب تراب تھے۔ جو کہ ایک عرصہ سے اخبار کی ضرورت محسوس کر رہے تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود کے نام اخبار کے اجراء کے متعلق درخواست پیش کی جس پر حضرت اقدس نے جواب دیا کہ ''ہم کو اس بارے میں تجربہ نہیں۔ اخبار کی ضرورت تو ہے مگر ہماری جماعت غرباء کی جماعت ہے مالی بوجھ برداشت نہیں کر سکتی۔ آپ اپنے تجربہ کی بنیاد پر جاری کرنا چاہتے ہیں تو کرلیں۔''

(بحوالہ حیات احمد جلد 4 ص 589)

یہ اخبار الحکم ہی تھا جس کی بدولت حضرت اقدس کے ملفوظات احباب جماعت تک پہنچنے کا اہتمام ہو گیا۔ نیز اس اخبار میں حضرت مسیح موعود اور دیگر بزرگان سلسلہ کے گرانقدر مضامین بھی شائع ہونے لگے اور جماعت تک ایک روحانی مائدہ پہنچانے کا وسیلہ میسر آ گیا۔

اس کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے 1934ء میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا کہ ''الحکم سلسلہ کا سب سے پہلا اخبار ہے اور جو موقعہ خدمت کا اسے اور حضرت مسیح موعود کے آخری زمانہ میں بدر کو ملا وہ کروڑوں روپے خرچ کر کے بھی اور کسی اخبار کو نہیں مل سکتا۔'' (الحکم 14 جنوری 1934ء)

تقسیم ہند کے بعد 1951ء میں الحکم کی دوبارہ اشاعت کراچی سے شروع کی گئی لیکن کچھ عرصہ بعد یہ اخبار بند ہوگیا۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں دوسرا جاری ہونے والا اخبار البدر تھا جو کہ حضرت منشی محمد افضل صاحب نے 31 راکتوبر 1902ء کو جاری کیا۔ اس کا پہلا پرچہ القادیان کے نام سے شائع ہوا اس کے بعد اس کا نام حضرت مسیح موعود نے ''البدر'' تجویز فرمایا۔ اس اخبار کو بھی جماعت کی تاریخ میں بہت اہم مقام حاصل ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود کے کلمات، تازہ الہامات، حضرت مسیح موعود کی ڈائریاں اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا درس قرآن بھی شائع ہوتا رہا۔ 1913ء تک یہ اخبار باقاعدگی سے جاری رہا اس کے بعد عیسائیت کے خلاف ایک مضمون لکھنے کی پاداش میں بند ہوگیا پھر چالیس سال بعد 7 مارچ 1952ء کو دوبارہ جاری ہوا اور اب بھی قادیان سے شائع ہو رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے 15 جنوری 1901ء کو ایک انگریزی رسالہ ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز کے اجراء کا اعلان فرمایا اس کا پہلا شمارہ جنوری 1902ء میں شائع ہوا۔ آجکل یہ رسالہ لندن سے نکل رہا ہے۔

(بقیہ صفحہ 4)

افتتاحی اجلاس کے بعد سب کمیٹی ممبران نے مجوزہ تجاویز پر غور کیا اور اپنی سفارشات مرتب کیں جو دوسرے دن ہونے والی شوریٰ کے اجلاس میں نمائندگان مجالس کے اظہار رائے اور ان تجاویز کو آخری اور حتمی شکل میں منظور کئے جانے کے لئے رکھا گیا تا کہ بغرض منظوری سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کی جاسکیں۔

دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد و نماز فجر باجماعت سے ہوا جس کے بعد مکرم عبدالوہاب انڈرسن صاحب نے آمد حضرت مسیح موعود کے موضوع پر درس دیا۔ اس کے بعد مجالس شوریٰ کے اجلاس منعقد ہوئے اور ساڑھے سات بجے صبح سے ساڑھے گیارہ بجے تک ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے فوراً بعد اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم، نظم اور عہد دہرانے سے ہوا۔ اس کے بعد صدر صاحب انصار اللہ و صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اپنی اپنی رپورٹیں پیش کیں۔ رپورٹوں کے بعد مکرم امیر صاحب نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والے انصار، خدام اور اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ آخر پر اختتامی خطاب فرمایا اور دعا کروائی اور اس طرح اجتماع بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔

سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والوں کی کل حاضری 250 رہی۔ جس میں 30 نومبائعین بھی شامل تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام شامل ہونے والوں کے ایمان اور اخلاص اور نفوس میں ترقی دے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 29۔ اپریل 2005ء)

# دنیا میں تیل کی ڈیمانڈ 84 ملین بیرل روزانہ ہے

## تیل کی دریافت، اس کے حصول کی دوڑ اور اوپیک کے تعارف پر مشتمل معلوماتی مضمون

مکرم کلیم بن حبیب صاحب

تیل کا لفظ سنتے ہی ہمارے ذہنوں میں انوکھے اردو محاورات گردش کرنے لگتے ہیں جو ہمیں بچپن میں پڑھائے گئے۔ مثلاً پڑھو فارسی بیچو تیل۔ نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو۔ ان تلوں میں تیل نہیں وغیرہ۔

دور حاضر میں یہ محاورات مستعمل ہوں یا نہ ہوں تیل بہرحال استعمال ہو رہا ہے اور خوب ہو رہا ہے بلکہ اسی تیل کے حصول نے قوموں کو ایک دوسرے کے مقابل لا کھڑا کیا ہے اور عصر حاضر میں اس "سیال سونے" یا "سیاہ سونے" نے خون کی ندیاں بہانے سے بھی گریز نہ کیا۔ اور یہ ہولی ابھی تک کھیلی جا رہی ہے۔

## تیل کی دریافت

تیل اور تیل کے جلنے کے خواص سے انسان عرصہ دراز سے متعارف ہو چکا تھا۔ تاہم ان محدود مقامات سے استفادہ کر رہا تھا جہاں قدرتی طور پر تیل سطح زمین پر خود بخود آ جاتا تھا۔ اور یہ سلسلہ نہ جانے کتنی صدیوں سے جاری تھا۔ محفوظ تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ 347ء میں چینیوں نے بانس کے آگے کھودنے اور کھرچنے کے لئے کچھ لگا کر 800 فٹ کی گہرائی سے تیل نکالا۔ (یاد رہے تیل کی پائپ لائن کی ایجاد کا سہرا بھی چینیوں کے سر ہے جنہوں نے بانسوں کو جوڑ جوڑ کر گیس اور پھر تیل کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا)۔ یہ کاوشیں جاری و ساری رہیں اور نویں اور دسویں صدی میں جا کر چند ایسے نام ابھرتے ہیں جنہوں نے تیل کے عام استعمال اور اس کی اہمیت، افادیت کی نشاندہی کی۔ مثلاً ایک عرب سیاح البلاذوری احمد (متوفی 892ء) نے لکھا کہ ابشیرون (Absheron) جو کہ آذربائیجان کے علاقے میں ہے کی سیاسی اور معاشی زندگی کا دارومدار تیل پر تھا۔ ایک اور عرب تاریخ دان مسعود عبدالحسین (متوفی 957ء) نے اسی علاقے میں سیاہ اور سفید تیل کا تذکرہ کیا ہے (یعنی کروڈ آئل اور مٹی کا تیل)۔ پھر ایک اور عرب مؤرخ اصطخری ابواسحاق نے باکو، آذربائیجان کے علاقے کے لوگوں کا ذکر کیا جو اس کیچڑ نما مٹی کو آگ کے طور پر استعمال کرتے تھے جو کالے تیل کی وجہ سے تارکول کی ہو جاتی تھی۔ اور تو اور مشہور زمانہ سیاح مارکو پولو (1245ء-1324ء) نے لکھا کہ باکو کے علاقے سے تیل نزدیکی مشرق ریاستوں کو بھیجا جاتا تھا۔

## تیل کے کنویں

بلقان کے علاقے میں 1594ء میں ایک 35 میٹر گہرا کنواں دریافت ہوا جس میں اس تیل کے کنویں کو کھودنے والے کا نام "اللہ یار محمد نوروغلو" کندہ ملا۔ اسی طرح پھر 1823ء میں بلقانی علاقے کے ایک تیل کے کنویں "خلافی" کے قریب ایک کندہ تحریر ملی کہ "یہ کنواں 200 سال قبل دوبارہ بنایا گیا تھا"۔

پھر 1846ء میں بی بی حیات (آذربائیجان) کے علاقے میں ہی ایک کامیاب کنواں کھود کر اکیس میٹر سے تیل نکالا گیا۔ جبکہ امریکہ میں کرنل ایڈون ڈریک (1819ء-1880ء) نے ٹٹس ول (Titusville) پنسلوانیا کے مقام پر 27 اگست 1859ء کو تیل دریافت کیا۔

اول اول تیل کو صاف کر کے مٹی کا تیل (Kerosene) بنایا جاتا تھا جو گھروں میں روشنی کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ مٹی کا تیل بنانے کے بعد جو کچھ بچ جاتا تھا وہ ضائع کر دیا جاتا تھا۔ زمین سے نکالے ہوئے تیل (کروڈ آئل) کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے لئے لکڑی کے ڈرم مستعمل تھے جنہیں گھوڑا گاڑی پر لاد کر دوسری جگہ پہنچایا جاتا تھا۔ بعد میں ٹرین کے ذریعہ یہ کام آسان ہو گیا۔

## تیل کی افادیت میں اضافہ

گو 1877ء میں ایڈیسن کے بجلی کے بلب کی ایجاد نے مٹی کے تیل کی مارکیٹ کو کافی متاثر کیا مگر جلد ہی موٹر کار کی حیرت انگیز ایجاد نے تیل کی افادیت کو پھر اس قدر بڑھا دیا کہ دنیا کے مختلف خطوں میں تیل کی تلاش کا جال بچھ گیا اور ایک تکنیکی دوڑ بھی شروع ہو گئی۔

اینگلو پرشین آئل کمپنی (جو بعد میں BP بن گئی) نے 1908ء میں ایران میں تیل کے ذخائر دریافت کئے اور جنگ عظیم میں چرچل نے جنگی بیڑوں میں کوئلہ کی بجائے تیل کا استعمال شروع کروا دیا جس کی وجہ سے ایرانی تیل کی مانگ اور اہمیت بہت بڑھ گئی۔

پھر یکم جون 1932ء کو سوکال Socal (جو اب شیوران کہلاتی ہے) کمپنی نے بحرین میں تیل دریافت کر لیا۔ اس کے چار سال بعد 1936ء میں ارامکو (Aramco) نے سعودی عرب میں وہ ذخائر دریافت کر لئے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ دنیا کا چوتھا حصہ یہاں ہے۔ پھر 1938ء میں گلف آئل اور بی پی نے کویت کے ریگستان سے تیل نکالنا شروع کر دیا۔ یاد رہے جنگ عظیم دوم (1939ء-1945ء) کی وجہ سے سعودی عرب سے تیل 1946ء تک باہر نہ بھیجا جا سکا۔

## حصول تیل کی دوڑ

حصول تیل کی دوڑ نے جہاں نت نئی ایجادات کو جنم دیا وہاں ایسے بین الاقوامی مسائل بھی پیدا کر دیئے جن میں مختلف ممالک اور سرمایہ دار کمپنیاں الجھی رہیں۔ کہیں خودکفیل ہونے کی جستجو، کہیں مستقل تیل کی فراوانی کی سعی، کہیں منافع کے حصص پر تکرار تو کہیں معاہدات کی گتھیاں سلجھانے کی قانونی چپقلشیں اور کہیں دھونس اور طاقت کے استعمال نے ایک ایسی دوڑ لگا دی جو آج تک جاری ہے۔

## مشرقی کرہ ارض کی طرف توجہ

مڈل ایسٹ میں تیل کی دریافت سے کہیں پہلے جنوبی امریکہ کے ملک وینزویلا (Venezuela) اور میکسیکو دنیا کی مارکیٹ میں ایک مقام پیدا کر چکے تھے مگر میکسیکو میں سیاسی استحکام کا فقدان غیر ملکی سرمایہ کاری پر اثر انداز ہوتا رہا اس لئے تیل کمپنیوں نے وینزویلا پر خاص توجہ کی اور اس خدشہ کے پیش نظر کہ تیل کی بہتات کی وجہ سے کہیں بین الاقوامی منڈی میں مقابلہ کی وجہ سے قیمتیں نہ گر جائیں تین کمپنیوں (بی پی، شیل اور ایکسون) نے ایک معاہدہ کیا کہ مل کر خیال رکھیں گی۔ بعد میں 1932ء میں تین اور کمپنیوں (موبل، گلف اور ٹکساکو) نے بھی ان سے الحاق کر لیا اور اپنے مفادات کا تحفظ کیا۔ آخر میں شیوران (Chevron) بھی شامل ہو گیا۔ جنہیں سات بہنوں کے نام سے موسوم کیا گیا۔ 1932ء تک وینزویلا برطانیہ کا سب سے بڑا سپلائر رہا۔ مگر 1939ء میں پیداواری لحاظ سے امریکہ کے بعد دوسرے نمبر پر آ گیا۔ اور دیگر وجوہات کے تیل کا حصول و کنٹرول بھی جنگ عظیم دوم (1939ء-1945ء) پر منتج ہوا۔

## مڈل ایسٹ کی اہمیت

1940ء میں دنیا کی توجہ مشرقی کرہ ارض (وینزویلا، میکسیکو اور ٹیکساس) سے ہٹ کر مڈل ایسٹ کی طرف اس وقت مرکوز ہو گئی جب 1944ء کے اوائل میں "ڈی گولیر" (De Golyer) جو جیالوجسٹ تھا نے مڈل ایسٹ (ایران، عراق، سعودی عرب، ابوظہبی، کویت، بحرین اور قطر) کے ریگزاروں میں تیل کے وافر ذخائر کی نشاندہی کی جس کا سب سے بڑا ذخیرہ (20 فیصد) محض سعودی عرب میں بتایا۔ پھر تو دنیا کے بڑے بڑے ممالک اور تیل کمپنیوں کی پالیسیوں میں یکدم انقلاب آ گیا اور مفاد پرستوں نے اپنی اجارہ داری کے لئے مختلف حصوں کی تقسیم کر کے نہ صرف اپنا اثر و رسوخ جمانا شروع کر دیا بلکہ خطیر رقم سے سرمایہ کاری شروع کی۔ عالمی منڈی میں کبھی تیل کی فراوانی اور کبھی کمی نے نہ صرف ملکوں کو متاثر کیا بلکہ قیمت کے اتار چڑھاؤ نے منافع کی شرح کو غیر یقینی بنا دیا اور عالمی مارکیٹ پر ان "سات بہنوں" یعنی (BP, Exxon, Mobil, Shell, Chevron, Texaco, Gulf) کا کنٹرول ہو گیا۔ اور کچھ تنازعات بھی کھڑے ہوئے۔ وینزویلا کے ساتھ ایسا ہی ایک تنازعہ اوپیک (OPEC) کے قیام کا باعث بنا۔

## اوپیک کا قیام

13 مئی 1960ء کی بات ہے جب وینزویلا اور سعودی عرب نے تیل کی قیمتوں میں اچانک مندی کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام تیل ایکسپورٹ کرنے والے ممالک کے حقوق کے تحفظات کے لئے ایک پالیسی اختیار کرنے کی تجویز دی۔ چنانچہ بغداد میں 10 اگست سے 14 اگست 1960ء کو ایک کانفرنس کا انتظام کیا جس میں پانچ ممالک (وینزویلا، سعودی عرب، عراق، ایران اور کویت) نے شرکت کی۔ اس طرح ستمبر میں اوپیک (OPEC) کا قیام عمل میں آیا جس کا اصل مقصد باہمی تعاون اور پالیسیوں میں ہم آہنگی پیدا کرتے ہوئے ایک طرف تو تیل کی پیداوار کو خاص مقدار میں یقینی بنانا تھا تو دوسری طرف کسی قدر نرخوں پر بھی کنٹرول رکھنے کے اسباب شامل تھے تاکہ سرمایہ کاری کرنے والے بھی مناسب منافع سے محروم نہ رہیں۔

پہلے 5 سال ان کا ہیڈ آفس جنیوا (سوئٹزرلینڈ) رہا۔ بعد میں یکم ستمبر 1965ء سے وی آنا (آسٹریا) منتقل ہو گیا۔ اس کے قیام سے لے کر 1994ء تک آٹھ اور ممالک (قطر، انڈونیشیا، لیبیا، الجیریا، متحدہ عرب امارات، نائیجیریا، اکواڈور اور گبون) نے اس میں شمولیت اختیار کی۔ ان ممالک نے نہ صرف اپنے اندرونی مسائل حل کئے بلکہ بین الاقوامی سطح پر تیل کی پیداوار، ترسیل اور قیمتوں پر اپنا اثر و رسوخ بڑھایا اور کافی حد تک اعتدال قائم رکھا۔

ہر ممبر ملک کا تیل سے متعلقہ منسٹر اس کمیٹی کا ممبر ہوتا ہے جو ادارہ کی عام پالیسیوں پر غور و خوض کرتی ہے اور تیل کی پیداوار بڑھانے، گھٹانے اور کم سے کم قیمت کا تعین کرنے کے لئے کم از کم سال میں دو بار (مارچ اور ستمبر) میں اجلاس بلاتی ہے۔ اس کے علاوہ ان کا ایک سالانہ اجلاس بھی وی آنا میں ہوتا ہے جہاں مختلف نکات و ہر قسم کے مسائل پر بحث و تمحیص کے بعد دوسرے غیر ممبر ممالک سے بھی مشورے کئے جاتے ہیں اور لائحہ عمل تیار کیا جاتا ہے۔ مثلاً ممبر عرب ممالک کے درمیان تکنیکی اور مالیاتی تعاون۔ ماحولیاتی آلودگی کی روک تھام سے متعلق اقدام، سمندری جہاز سازی

اور جہازوں اور ٹینکروں کی مرمت کی سہولیات اور برآمد کرنے والے ٹرمینلز کو جدید بنانا وغیرہ شامل ہیں۔

مختلف بین الاقوامی سیاسی حالات اس ادارہ پر بھی متعدد مواقع پر اثر انداز ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ ممبر ممالک اور غیر ممبر ممالک کے درمیان مختلف وجوہ پر تناؤ اور مخاصمت کو کسی حد تک کم ہے تاہم کھینچا تانی اور اونچ نیچ چلتی رہتی ہے۔ ادھر بڑی بڑی کمپنیاں اور ممالک اپنی اپنی سہولیات و مفاد کے لئے زور لگاتے رہتے ہیں۔

## اوپیک کے ادارے

اوپیک کے مختلف ادارے ہیں جو انتظام و انصرام چلاتے ہیں۔ مثلاً

### کانفرنس

یہ منتظم اعلیٰ ادارہ ہے جو ممبر ممالک کے منسٹرز وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ جو سال میں دو مرتبہ میٹنگ کراتے ہیں اور اہم امور طے کرتے ہیں اور ہنگامی اجلاس بھی بلانے کے مجاز ہیں اور دیگر اداروں کی کارروائی پر نظر رکھتے ہیں وغیرہ۔

### بورڈ آف گورنرز

ممبر ممالک کے منتخب نمائندوں پر مشتمل ادارہ ہے جیسے کمرشل اداروں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز ہوتے ہیں۔ ان کی منظوری کانفرنس کے اراکین دو سال کی مدت کے لئے دیتے ہیں۔ انتظامیہ کو مشورے دینا، کانفرنس کے منظور شدہ احکام پر عمل کروانا، سالانہ بجٹ تیار کرنا وغیرہ اس کے فرائض میں شامل ہے۔

### اکنامک کمیشن

اس ادارہ کے ذمہ بین الاقوامی مارکیٹ میں استحکام پیدا کرنے کے لئے دوسرے ادارہ جات و ممالک سے تعاون و کاوش ہے۔ اس کمیشن بورڈ کا ایک سیکرٹری جنرل ہوتا ہے۔ ممبر ممالک کے منتخب نمائندے اور ایک معاون ڈائریکٹر ہوتا ہے۔

### سیکرٹریٹ

یہ اوپیک کے ہیڈ کوارٹرز کا ادارہ ہے جو تمام انتظامی امور کی نگرانی کرتا ہے کہ ہر کام بورڈ کی ہدایات اور ضابطہ قوانین کے تحت سرانجام پا رہے ہیں۔ اس کا سربراہ سیکرٹری جنرل ہوتا ہے جس کے ماتحت مختلف محکمہ جات ہوتے ہیں جو ڈائریکٹرز کی زیر نگرانی کام کی بجا آوری میں مصروف رہتے ہیں۔ مثلاً ریسرچ، مارکیٹنگ، ملازمین اور تعلق عامہ وغیرہ۔ 1961ء میں تو یہ جنیوا، سوئٹزرلینڈ میں تھا مگر 1965ء میں اسے وی آنا، آسٹریا منتقل کر دیا گیا جہاں اب تک سرگرم عمل ہے۔

## تیل کی ڈیمانڈ میں اضافہ

ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اوپیک بین الاقوامی مارکیٹ کو کنٹرول کرتی ہے؟ اس کا سادہ جواب ہے نہیں۔ اس کی وجہ ہے کہ اوپیک ممالک دنیا کی کل پیداوار کا محض 41 فیصد تیل اور 15 فیصد گیس پیدا کرتے ہیں۔ مگر برآمدات میں ان کا حصہ 55 فیصد ہے اس لئے مارکیٹ پر بہت حد تک اپنی پیداوار بڑھا کر یا گھٹا کر اثر انداز ضرور ہوتے ہیں مگر مکمل کنٹرول نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دنیا کے کل تیل کے ذخائر کا 77.8 فیصد اوپیک ممالک میں موجود ہے۔ پچھلے 45 سالوں سے اوپیک تیل کی مناسب سپلائی اور مناسب قیمتوں کے لئے کوشاں رہا ہے مگر اب دنیا میں تیل کی ڈیمانڈ دو ملین بیرل روزانہ بڑھ کر 84.3 ملین بیرل ہو گئی ہے (اور ہر سال 1.8 فیصد بڑھنے کے امکانات موجود ہیں۔ یاد رہے ایک بیرل میں 159 لیٹر تیل ہوتا ہے)۔ اس بڑھی ہوئی کھپت کے ذمہ وار ملکوں میں امریکہ، چین، جاپان اور انڈیا سرفہرست ہیں۔

### امریکہ

امریکہ دنیا کی آبادی کا 4.5 فیصد ہونے کے باوجود دنیا کی تیل کی پیداوار کا 26 فیصد حصہ صرف کرتا ہے اور 21 ملین بیرل روزانہ استعمال ہوتے ہیں اس کی بڑھتی ہوئی ضروریات سے اندازہ ہوتا ہے۔ 2025ء تک انہیں روزانہ 28.3 ملین بیرل درکار ہوں گے جبکہ ان کی اپنی پیداوار بتدریج کم ہو گئی ہے۔ ابھی حال ہی میں الاسکا میں کام شروع کرنے کے لئے سینٹ میں بل پیش ہوا ہے۔

### چین

ادھر چین صنعتی، معاشی اور تکنیکی لحاظ سے اس قدر تیزی سے بڑھ رہا ہے کہ 80 کی دہائی میں ایکسپورٹ کرنے والے ملک اپنی ضروریات 6.5 ملین روزانہ سے بڑھ کر 12.8 ملین روزانہ ہو گئی ہیں۔ اور 7.5 فیصد سالانہ بڑھ رہی ہیں۔ اس رجحان سے پتہ لگتا ہے کہ 2020ء تک اس کی ضروریات امریکہ کے برابر ہو جائیں گی یہی وجہ ہے کہ چین نے تیل کی فراہمی کے لئے متعدد ایسے ممالک سے بھی تعلقات کرتے ہوئے سرمایہ کاری شروع کر دی ہے جو امریکہ کو بوجوہ ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ مثلاً ایران، سوڈان، ویت نام وغیرہ۔ اس کے علاوہ چند ایسے ممالک سے بھی روابط ہو گئے ہیں جن سے امریکہ خود بھی تیل کی درآمد کرتا ہے۔ مثلاً روس، وینزویلا، کولمبیا، لیبیا اور سعودی عرب وغیرہ۔

### جاپان

امریکہ اور چین کے بعد تیل کا بڑا خریدار جاپان ہے جس کا سارا ہی دارومدار امپورٹ پر ہے اور پچھلے چند سالوں میں ان کی ڈیمانڈ 27.1 فیصد بڑھ کر 9.89 ملین بیرل روزانہ تک پہنچ گئی ہے۔

### انڈیا

دنیا میں تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا الزام چین اور انڈیا پر تھوپا جا رہا ہے کیونکہ وہ پہلے سے کہیں زیادہ تیل دنیا کی منڈیوں سے اٹھا رہے ہیں اور اپنی صنعتی ترقی کی رفتار کے لئے خطیر رقم خرچ کر رہے ہیں۔ اس وقت انڈیا روزانہ 2.4 ملین بیرل تیل استعمال کر رہا ہے جو ساؤتھ کوریا کے برابر ہے۔ مگر اس کی ضروریات 11 فیصد سالانہ بڑھ رہی ہیں اور خیال ہے کہ 2025ء تک ان کی کھپت 5.3 ملین روزانہ ہو جائے گی۔ ادھر دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی میں 20 فیصد حصہ انڈیا کا ہے اور اسی حساب سے کاروں کی ڈیمانڈ بھی حکومت کو زیادہ تیل درآمد کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔ ادھر سڑکوں کی بحالی اور پھر کلکتہ، ممبئی، دہلی اور مدراس کو سپر ہائی وے سے ملانے کا عظیم منصوبہ مزید تیل کی مانگ بڑھا دے گا۔

## تیل کی سرمایہ کاری میں کمی

غرض تیل کی مانگ جس تیزی سے بڑھ رہی ہے اس تیزی سے تیل کی دریافت کی طرف سرمایہ کاری نہ ہوئی۔ مثلاً دنیا میں اب تک 4.6 ملین تیل کے کنویں کھودے گئے جن میں 3.2 ملین امریکہ کے تعاون و کاوش کا نتیجہ ہیں۔ براعظم افریقہ، امریکہ سے 4 گنا بڑا ہے مگر وہاں پچھلے 8 سالوں میں 6280 کنویں جبکہ امریکہ میں 20,940 کنویں کھودے گئے۔ لاطینی امریکہ میں بھی افریقہ کی طرح محدود تعداد میں تلاش رہی۔ اور یہی حال سعودی عرب اور عراق کا ہے جہاں بالترتیب 1000 اور 100 کنویں کھودے گئے۔ تیل کی تلاش میں کم سرمایہ کاری کی وجہ یہ تھی کہ جب وافر مقدار میں اور مناسب قیمتوں میں تیل ملتا رہا تو پھر زیادہ سرمایہ کاری کر کے کم منافع کا سودا کون کرتا۔ اب دنیا کی بڑھتی ہوئی ڈیمانڈ اور سپلائی کی کمی نے ایک ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ قیمتیں معیشت پر اثر انداز ہو رہی ہیں اور کئی ممالک کا معیار زندگی مزید کم ہو رہا ہے۔ ادھر کئی ممالک اس دوڑ میں سبقت کے لئے سرتوڑ کوششیں کر رہے ہیں اور ہر جائز و ناجائز طریق سے تیل کے حصول کے لئے میدان میں اتر آئے ہیں اور ہر ایک نے سرکش اونٹ کا روپ دھار لیا ہے۔ اب وقت بتائے گا کہ یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

# فجی کی ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات

رپورٹ: فضل اللہ طارق صاحب مربی سلسلہ فجی

جماعت احمدیہ جزائر فجی کی ذیلی تنظیموں، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کو مورخہ 26,25 مارچ 2005ء بمقام بیت رضوان، لٹوکا میں اپنا 30واں سالانہ اجتماع کامیابی کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں ویتی لیوو، ونوالیوو تاویونی اور امبی جزائر سے انصار، خدام، لجنہ، اطفال و ناصرات بشمول نومبائعین نے بھرپور حصہ لیا۔

مورخہ 25 مارچ کو اجتماع کا آغاز نماز تہجد سے ہوا 10:00 بجے صبح محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ فجی مکرم نعیم احمد چیمہ صاحب نے لوائے احمدیت اور محترم ڈاکٹر علی بربو صاحب صدر انصار اللہ فجی نے فجی کا جھنڈا لہرایا۔ لجنہ اماء اللہ کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کے دوران مکرم امیر صاحب نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے خطاب لجنہ بر موقع جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ 2004ء کا خلاصہ پیش کیا۔ اس دوران بیت رضوان میں انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کا مشترکہ افتتاحی پروگرام مکرم صدر صاحب انصار اللہ فجی کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد صدر صاحب انصار اللہ نے خطاب فرمایا۔ جس میں انہوں نے نماز باجماعت کی اہمیت اور اس کی برکات بیان فرمائیں۔ اور اس کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ فجی مکرم خواجہ محمد لطیف صاحب نے اجتماع کے مقاصد اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریوں پر تقریر کی اور محترم صدر صاحب انصار اللہ نے دعا کروائی۔ افتتاحی اجلاس کے بعد خدام واطفال کے علمی مقابلہ جات کا آغاز احمدیہ پرائمری سکول لٹوکا، جو کہ بیت رضوان کے قریب ہی واقع ہے میں ہوا۔ ان مقابلہ جات میں حفظ قرآن، تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی، حفظ نظم، اردو ریڈنگ، تقریر، فی البدیہہ تقاریر، پیغام رسانی کے علاوہ تمام خدام و اطفال کا تحریری کوئز مقابلہ بھی شامل تھا۔ بارہ بجے نماز جمعہ و عصر اور کھانے کا وقفہ ہوا اور دو بجے دوپہر تا چار بجے ان مقابلہ جات کا دوبارہ سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے جو شام تک جاری رہے۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد تینوں مجالس کی مجالس شوریٰ کے اجلاس منعقد ہوئے۔ جس میں آئندہ سال کے لئے مجالس کے مالی بجٹ کے علاوہ مجالس سے آنے والی مختلف تجاویز پر سب کمیٹیاں بنائی گئیں اور

(باقی صفحہ 4 پر)

## وصایا

### ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

### مسل نمبر 47657 میں نوید احمد مہار

ولد محمد امین مہار قوم جٹ مہار پیشہ ملازمت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عمران کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 05-4-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نوید احمد مہار گواہ شد نمبر 1 خالد احمد گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 2 حکیم عبدالقدیر انجم گوجرانوالہ

### مسل نمبر 47658 میں تحسین احمد عاطف

ولد ڈاکٹر ناصر احمد قوم ہاشمی قریشی پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 05-3-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد تحسین احمد عاطف گواہ شد نمبر 1 جمیل احمد انور مربی سلسلہ وصیت نمبر 33135 گواہ شد نمبر 2 حکیم عبدالقدیر انجم

### مسل نمبر 47659 میں تفہیم احمد ناصر

ولد ڈاکٹر ناصر احمد ساجد قوم قریشی پیشہ کاروبار عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 05-4-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد تفہیم احمد ناصر گواہ شد نمبر 1 جمیل احمد انور مربی سلسلہ وصیت نمبر 33135 گواہ شد نمبر 2 حکیم عبدالقدیر انجم گوجرانوالہ

### مسل نمبر 47660 میں امۃ الحئی فیض

زوجہ فیض الرحمان ظفر قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عمران کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 05-4-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/10000 روپے 2۔ نقد رقم (بطور تحفہ از والد) -/30000 روپے 3۔ طلائی زیور تین تولہ مالیتی تقریباً -/24000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الحئی فیض گواہ شد نمبر 1 علی اکبر گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 2 عبدالرشید خاور

### مسل نمبر 47661 میں فیض الرحمان ظفر

ولد فضل کریم قوم کاہلوں پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عمران کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 05-4-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان از والد برقبہ ساڑھے چار مرلے اندازاً مالیتی -/400000 روپے کا 1/2 حصہ 2۔ موٹر سائیکل مالیتی -/12000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فیض الرحمان ظفر گواہ شد نمبر 1 علی اکبر گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 2 عبدالرشید خاور گوجرانوالہ

### مسل نمبر 47662 میں محمد نعیم

ولد جمیل احمد قوم ارائیں پیشہ ہومیو پیتھ عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 05-2-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان ساڑھے چار مرلہ واقع امیر پارک گوجرانوالہ اندازاً مالیتی -/700000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت پریکٹس ہومیو مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد نعیم گواہ شد نمبر 1 محمد افضل متین معلم وقف جدید وصیت نمبر 32281 گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد وصیت نمبر 31893

## دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر الفضل شعبہ اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں دورہ پر ہیں۔ تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

# اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## مرکزی کلاس داعیان الی اللہ

خدا کے فضل وکرم سے گزشتہ سالوں کی طرح 05-2004 میں بھی نظارت دعوت الی اللہ کے زیر انتظام مرکز میں داعیان الی اللہ کی علمی اور عملی صلاحیتوں کو بڑھانے کیلئے کلاسز کا سلسلہ جاری ہے۔ ماہ مئی میں بھی مختلف اضلاع سے نمائندہ وفود مرکز میں آئے۔ یہ وفود کلاس سے ایک روز قبل دارالضیافت پہنچتے رہے۔ رات کو مجالس سوال وجواب منعقد ہوئیں اور صبح آٹھ بجے سے تقریباً دو بجے تک باقاعدہ کلاس منعقد کی جاتی رہی۔ جس میں سلسلہ کے علماء کرام نے لیکچرز دیئے۔

جملہ کلاسز خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہیں کلاسز کے مختصر کوائف یہ رہے۔

☆ 20 مارچ اضلاع: مظفر گڑھ 33 نمائندے، خانیوال 23 نمائندے، ملتان 51 نمائندے، بدین 5 نمائندے (کل 112 نمائندے)

☆ 23 مارچ ضلع سرگودھا 52 نمائندے

☆ 30 مارچ: اضلاع راجن پور 19 نمائندے، ڈیرہ غازی خان 10 نمائندے، بھکر 3 نمائندے، لیہ 5 نمائندے (کل 37 نمائندے)

☆ یکم اپریل اضلاع ٹوبہ ٹیک سنگھ 33 نمائندے، سیالکوٹ 84 نمائندے (کل 117 نمائندے)

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ تمام شاملین ومقررین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

## اعلان دارالقضاء

(مکرم خلیل احمد چٹھہ صاحب بابت ترکہ مکرم بشیر احمد چٹھہ صاحب)

مکرم خلیل احمد چٹھہ صاحب ساکن مکان نمبر 5/8 دارالعلوم شرقی ربوہ اور مکرم مشتاق احمد چٹھہ صاحب نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم بشیر احمد چٹھہ صاحب بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعات 5/8، 6/8 برقبہ فی قطعہ 9 مرلہ 265 مربع فٹ دارالعلوم شرقی حلقہ بشیر ربوہ میں بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہیں۔ یہ قطعات ہم دو بھائیوں مکرم مشتاق احمد چٹھہ اور مکرم خلیل احمد چٹھہ پسران مکرم بشیر احمد چٹھہ کے نام بالترتیب 5/8 (خلیل احمد چٹھہ) اور 6/8 (مشتاق احمد چٹھہ) کر دیئے جائیں دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مکرم مشتاق احمد چٹھہ صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم محمد شریف چٹھہ صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم محمود احمد چٹھہ صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم خلیل احمد چٹھہ صاحب (بیٹا)
5۔ مکرمہ امۃ السلام صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ امۃ الودود صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ کو اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(مکرم مولود احمد شاہد صاحب بابت ترکہ مکرم شیخ محمود احمد صاحب مرحوم)

مکرم مولود احمد شاہد صاحب 280/2 بلاک YLCCHS ڈیفنس لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم شیخ محمود احمد صاحب مکان نمبر 137 مایو روڈ دھرم پورہ لاہور بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 14/18 محلّہ دارالعلوم غربی ربوہ برقبہ 12 مرلے 198 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مکرمہ طاہرہ طلعت صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ طیبہ ناصر صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ صبیحہ ادریس صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ نعیمہ بشارت صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم مولود احمد شاہد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ کو اطلاع کریں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

## نکاح

مکرم خرم شاہد صاحب ابن مکرم شاہد محمود صاحب ٹاؤن شپ لاہور کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترمہ صبا آصف صاحبہ دختر مکرم مرزا آصف بیگ صاحب لاہور بعوض حق مہر ڈیڑھ لاکھ روپے مکرم وسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 14۔ اپریل 2005ء کو بیت الکریم میں پڑھا۔ دعا مکرم رانا مبارک احمد صاحب محاسب جماعت احمدیہ لاہور نے کروائی۔ مکرم خرم شاہد صاحب مکرم مرزا ضمیر علی صاحب کے پوتے اور مرزا منیر اللہ بیگ صاحب پتو کی ضلع قصور کے نواسے جبکہ مکرمہ صبا آصف صاحبہ ان کی پوتی ہیں احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

# خبریں

**بے روزگار افراد** حکومت نے قومی اسمبلی کو بتایا ہے کہ رواں سال کے دوران بے روزگاروں کی تعداد میں 70 ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔ اور اس وقت ملک میں 35 لاکھ 80 ہزار افراد بے روزگار ہیں۔

**لاہور شہر کی پرانی پینٹنگ** وزیر اعلیٰ پنجاب نے ملک شہری کے خط پر کارروائی کرتے ہوئے لاہور کی 1848ء کی پینٹنگ لندن کے شہرۂ آفاق نیلام گھر ''ساؤتھ بے'' سے 88 لاکھ روپے میں خریدنے کی ہدایت کی ہے۔ لاہور شہر کا منظر پیش کرنے والی 157 برس پرانی پینٹنگ مغلیہ عہد کے تاریخی لاہور شہر کی عکاسی کرتی ہے اس کی لمبائی 10 فٹ ہے۔ پینٹنگ کو لاہور سٹی میوزیم میں رکھا جائے گا۔

**دنیا کا سب سے بڑا مسافر طیارہ فرانس میں** دنیا کے سب سے بڑے مسافر طیارے نے پہلی کامیاب پرواز کا تجربہ کر لیا ہے۔ ائیر بس اے 380 میں بیک وقت 800 مسافر سفر کر سکتے ہیں۔ ائیر بس نے آزمائشی پرواز فرانس کے شہر ٹیلوس سے جائنیا تک کی فرانسیسی صدر سمیت ہزاروں افراد نے نظارہ کیا۔ طیارہ امریکی کمپنی کی شراکت سے یورپینز نے ڈیزائن کیا ہے۔ (دن 28۔ اپریل 2005ء)

## تکمیل ناظرہ قرآن کریم

❁ مکرم چوہدری سلیم احمد صاحب ایڈووکیٹ 86-G ماڈل ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی نواسی عزیزہ منہا بنت مکرم عبدالماجد صاحب وڑائچ ٹورانٹو کینیڈا و مکرمہ ماریہ ماجد صاحبہ نے چار سال گیارہ ماہ کی عمر میں بفضل اللہ قرآن مجید ناظرہ ختم کیا ہے عزیزہ منہا مکرم چوہدری عبدالقدوس صاحب وڑائچ مرحوم کی پوتی ہے احباب کرام کی خدمت میں عزیزہ کی درازی عمر اور دین و دنیا میں سعادت پانے کیلئے درخواست دعا ہے۔

## درخواست دعا

❁ محترم چوہدری قاسم احمد ساہی صاحب قائد علاقہ گوجرانوالہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے ماموں مکرم نصیر احمد وڑائچ صاحب آف سرگودھا سابق پرنسپل الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ کے دل کا بائی پاس آپریشن 21رمئی 2005ء کو ڈاکٹرز ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ آپریشن خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

## بجلی بند رہے گی

تمام صارفین بجلی نیو چناب نگر فیڈر کو اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ درج ذیل شیڈول کے مطابق مورخہ 21، 23 25، 27، 28، 29، 30 جون 2005ء کو صبح 6:30 تا 12:30 بجے دوپہر بجلی بند رہے گی جس میں مندرجہ ذیل محلّہ جات متاثر ہونگے۔ مسلم کالونی، دارالنصر شرقی و غربی، دارالعلوم، رحمٰن کالونی، دارالبرکات، بیوت الحمد، نصیر آباد اور طاہر آباد

(اسسٹنٹ مینیجر فیسکو سب ڈویژن چناب نگر (ربوہ)

| ربوہ میں طلوع وغروب 20۔ جون 2005ء | |
|---|---|
| طلوع فجر | 3:20 |
| طلوع آفتاب | 5:00 |
| زوال آفتاب | 12:10 |
| غروب آفتاب | 7:19 |

نواز سیٹلائٹ
پروپرائیٹر: شوکت ریاض قریشی
6 فٹ سالڈ ڈش پر MTA کے لئے بہترین رزلٹ کے ساتھ نیز کوریا کے بہترین ڈیجیٹل ریسیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
اور اب UPS بھی بارعایت خرید فرمائیں۔
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور Off:7351722
Mob:0300-9419235 Res:5844776

ربوہ کلینک
ڈاکٹر بشریٰ نادیہ
ایم بی بی ایس، ایف سی پی ایس
میڈیکل سپیشلسٹ
ماہر امراض دل جگر و معدہ
لیبارٹری۔ ایکسرے۔ ای سی جی
اوقات کار صبح 9:00 بجے سے دوپہر 12-30 بجے
5:00 بجے تا 7:30 بجے شام
نزد لنگر خانہ نمبر 2 دارالرحمت غربی ربوہ
فون: 047-6213462 موبائل: 0304-3017756

C.P.L29FD